

جیمز ہیڈ لے چیز

# بناوٹی فرشتہ

مترجم : مظہر حسین

# بناوٹی فرشتہ

**سلگ** موئینہن ایک اسٹریٹ لائٹ کے کھمبے سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا اور

اس نے اپنے ہاتھ پتلون کی جیبوں میں ڈال رکھے تھے۔ اسٹریٹ لائٹ کی تیز روشنی نے اس کے چہرے پر سایہ ڈال رکھا تھا، اس کی آنکھیں چھپ گئی تھیں لیکن اس کا چوڑا جبرڈاچمک رہا تھا۔ اس نے باریک سا اسپورٹس کوٹ پہنا ہوا تھا، جو ایک سفید پولو سویٹر کے اوپر تھا، اور اس کی پرانی فلائین کی پتلون کے پانچوں کے کنارے صاف جھلک رہے تھے کہ وہ گھسے ہوئے تھے۔

جو لوگ وہاں سے گزر رہے تھے، وہ اُسے حیرت سے دیکھتے، مگر جیسے ہی سلگ اپنا سر ان کی طرف موڑتا، وہ جلدی سے نظریں ہٹا لیتے۔ سلگ غصہ ور قسم کا آدمی تھا، اور اُسے یہ بالکل پسند نہیں تھا کہ کوئی اُسے گھورے۔ وہ ایک تھرڈ کلاس باکسرز کی ٹیم کا حصہ تھا جو ہفتے میں دو بار ہینکل اسٹین کے اکھاڑے میں فائٹ کرتے تھے۔ اُسے تھوڑے پیسے ملتے تھے اور زیادہ مار کھانی پڑتی تھی۔ ابھی وہ پچیس سال کا بھی نہیں ہوا تھا، اس لیے مار کا زیادہ اثر نہیں ہوتا تھا۔ لیکن پھر بھی، جب وہ عمر رسیدہ فائٹرز کو

پاگل ہوتے دیکھتا، تو اندر سے پریشان ہو جاتا۔ اُسے لگتا کہ ایک دن وہ بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔

لیکن اس وقت وہ ان باتوں کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔ اُس کے دماغ میں روژ ہینسن چل رہی تھی۔ عام طور پر، سلگ عورتوں کے معاملے میں بہت بے حس تھا۔ جب اُسے کسی کی ضرورت ہوتی، تو وہ اُسے ڈھونڈ لیتا، اُس کے ساتھ وقت گزار کر چھوڑ دیتا۔ اُسے عام طور پر کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ جن کر اُن عورتوں سے رابطہ کرتا جو آسانی سے مان جاتی تھیں۔ اب بھی بہت سی بے وقوف سنہری بالوں والی لڑکیاں ایسی تھیں جو باکسر زبردست ہو جاتی تھیں۔ لیکن سلگ کو اُن میں جسمانی دلچسپی کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔

مگر روژ ہینسن کا معاملہ الگ تھا۔ سلگ کو اندازہ نہیں تھا، مگر روژ اُس کے دل و دماغ میں بس گئی تھی۔ اس نے ہمیشہ کی طرح روژ سے کہا۔ "سنو جان، تم اور میں کچھ کر سکتے ہیں، کیوں نہ ایک ساتھ بستر پر چلیں؟"

یہ لائن عام طور پر اس کے لیے کارآمد ثابت ہوتی تھی، مگر روژ نے اُسے مکمل نظر انداز کر دیا۔ نہ وہ شرمندہ ہوئی، نہ کچھ کہا۔ گویا اس نے کچھ سنا ہی نہیں۔

یہی بات سلگ کے دل کو لگ گئی۔

سلگ نے روژ ہینسن کو پہلی بار سیر وڈانس ہال میں دیکھا تھا، جو فورٹی تھرڈ اور ویسٹرن ایونیو کے کونے پر واقع تھا۔ وہ ایک لمبے پتلے آدمی کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی، جو کافی امیر لگ رہا تھا۔ سلگ کا دل چاہا کہ وہ جھگڑا کھڑا کرے، لیکن پھر سوچا کہ اس سے روژ ناراض ہو جائے گی، اس لیے خود کو روک لیا۔ لیکن پھر بھی، اس کے

ہاتھوں میں اس پتلے آدمی کی گردن پھڑکنے کی خواہش شدت سے جاگی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہال سے نکل آیا اور سیدھا گھر چلا گیا۔

اس نے سوچا تھا کہ وہ روڑ کو بھول جائے گا، لیکن روڑ کا خیال اُس کے دماغ سے جاتا ہی نہیں تھا۔ وہ اُسے کئی بار سڑک پر دیکھ چکا تھا، ایک بار تو ایک سنیک بار میں بھی دیکھا جہاں وہ لہج کر رہی تھی۔ وہی لمبا پتلا آدمی اس کے ساتھ تھا، اور سلگ نے دونوں کو ایک ساتھ باہر آتے دیکھا۔

ہر بار جب سلگ روڑ کو دیکھتا، اس کی چاہت اور بڑھ جاتی، یہاں تک کہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔ کافی کوشش کے بعد اُسے پتا چلا کہ روڑ کہاں کام کرتی ہے۔ وہ ایک فینسی حجام کی دکان میں مینی کیور (ناخن سنوارنے) کا کام کرتی تھی، جسے براؤنرگ نامی ایک شخص چلاتا تھا۔ سلگ نے فیصلہ کیا کہ وہ بھی وہاں جا کر مینی کیور کروائے گا۔

سلگ نے سوچا کہ وہ بھی مینی کیور کروانے جائے گا۔ اس کے لیے وہاں جانا کافی مشکل تھا، کیونکہ وہ شرمندہ تھا کہ کہیں اس کے دوست اسے اس نازک سے کام کے لیے جاتے نہ دیکھ لیں، خاص طور پر جب اس کے ہاتھ بھی زخمی تھے۔ پھر بھی، وہ اندر چلا گیا اور غصے سے براؤنرگ کی طرف دیکھا۔ براؤنرگ ایک چھوٹا قد والا آدمی تھا، جس کی گھنی سیاہ لہردار بال اور باریک مونچھیں تھیں۔

سلگ نے ٹوپی اتاری اور ماتھے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا، "تمہارے پاس کوئی لڑکی ہے جو ناخن سنوارتی ہے، ہے نا؟"

براؤنرگ نے حیرت سے آنکھیں کھولیں، "جی ہاں، مسٹر سلگ۔ آئیں بیٹھیں۔" سلگ نے شک سے اس کی طرف دیکھا، "تجھے کیسے پتا چلا کہ میں سلگ ہوں؟"

بناوٹی فرشتہ

براؤنرگ مسکرایا، "میں آپ کی فائنس دیکھتا ہوں، آپ ایک دن بہت آگے جائیں گے۔ میں پہچان لیتا ہوں چیمپئنز کو۔"  
سلگ نے ناک سکیرڈی اور بیٹھ گیا، "اچھا؟ تو اب وہ لڑکی کو بلا لو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

براؤنرگ پردے کے پیچھے گیا اور چند لمحوں بعد واپس آیا، "مس روڈ آرہی ہیں۔ کیا آپ کو بال بھی کٹوانے ہیں یا شیو کروانی ہے؟"  
سلگ نے غصے سے دیکھا، "نہیں، تم باہر دکان کے سامنے جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ مجھے اس لڑکی سے بات کرنی ہے۔"

براؤنرگ کچھ جھجکا، پھر بولا، "ٹھیک ہے، مسٹر سلگ۔ آپ بات کر لیں۔"  
سلگ نے طنزیہ انداز میں کہا، "یقیناً ٹھیک ہے۔ نکل جاؤ، اور تب تک واپس مت آنا جب تک میں چلانہ جاؤں۔"

براؤنرگ خاموشی سے باہر چلا گیا، لیکن دروازہ تھوڑا سا کھلا چھوڑ گیا، کیونکہ اُسے سلگ کے چہرے کا سخت تاثر کچھ اچھا نہیں لگا۔

روڈ پردے کے پیچھے سے نکلی، ایک چھوٹی سی میز کو دھکیلتے ہوئے، جس پر مینی کیور کا سارا سامان رکھا تھا۔ جیسے ہی اس نے سلگ کو دیکھا، اس کا چہرہ روکھا ہو گیا۔  
وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی، جس کا جسم متوازن تھا اور گھنے لال بھورے رنگ کے بال تھے۔

"اوہ، تو تم ہو،" اس نے حقارت سے کہا۔

"کیا چاہتے ہو؟"

سلگ نے اُسے پیار سے دیکھا، "بس میرے ناخن سنوار دو، بے بی،" "پھر تمہیں کچھ دلچسپ کہانیاں سناؤں گا۔"

بناوٹی فرشتہ

روژ نے نفی میں سر ہلایا، "تمہارے ہاتھوں کے لیے تمہیں مینی کیور کی نہیں، کوئی ہتھوڑا چلانے والی مشین چاہیے۔"

سگ نے اپنے بڑے ہاتھوں کو ہلایا اور بے وقوفوں جیسی مسکراہٹ دی۔  
"سنو بے بی،" وہ بولا، "یہ ہاتھ مجھے اچھا خاصا کما کر دیتے ہیں، تو میں نے سوچا کیوں نہ ان کو سالگرہ کا تحفہ دے دوں۔"

آؤ، کچھ سنوار دو ان کو۔"  
روژ نے ایک اسٹول کھینچا اور قریب بیٹھ گئی، پھر اُس نے اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھی، اور سگ کو ایک خوبصورت گھٹنا نظر آیا۔ سگ نے اُس کی دلکش ٹانگوں کو کھل کر دیکھا۔

"واہ! کیا زبردست ٹانگیں ہیں تمہاری،" اُس نے کہا، "تم تو واقعی ایک ہاٹ نمبر ہو۔"

روژ نے اُس کا ایک ہاتھ تھام لیا، "مجھے مت بتاؤ،" مجھے سب پتا ہے۔  
سگ نے منہ سکڑ لیا۔

اُس نے سوچا۔ یہ لڑکی واقعی سخت مزاج ہے، اُسے پچاننا مشکل ہوگا۔  
"میری فائنٹ کی ایک ٹکٹ چاہیے؟" اُس نے کہا، "کل بڑی زبردست فائنٹ ہے، اگر تم کہو تو تمہیں رنگ سائیڈ والی سیٹ دلا سکتا ہوں۔"

روژ اُس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کچھ مایوسی سے بولی، "کیا کہا تم نے؟"  
سگ نے گہری سانس لی اور اپنی بات دہرائی۔

"مجھے لڑائیاں پسند نہیں،" روژ نے کہا اور اُس کے ناخن سنوارنے لگی،  
"لیکن اگر تمہارے پاس اضافی ٹکٹ ہو تو میں اپنے دوست کو دے دوں گی۔"  
سگ نے غصے سے سانس خارج کی۔

کتنی بے باک ہے یہ لڑکی، اُس نے سوچا۔  
 اُس نے پوچھا۔ "وہ لمبا بندہ؟ جو تمہارے ساتھ گھومتا ہے؟"  
 روژ نے ایک نظر اٹھا کر اُسے دیکھا، پھر واپس ناخنوں پر دھیان دے دیا، "تم تو  
 میرے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو، ہیری کو فائنٹس بہت پسند ہیں، وہ خوش ہو  
 جانے گا ٹھٹھا پا کر۔"  
 "شاید وہ خود کسی فائنٹس میں پڑ جائے،" سلگ نے غصے سے کہا، "مجھے ایسے  
 بندے بالکل پسند نہیں۔"  
 روژ نے بھنویں اچکائیں، "مجھے بھی اندازہ تھا کہ تمہیں وہ پسند نہیں آئے گا،" اُس  
 نے سر دلجے میں کہا۔  
 کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔ سلگ نے محسوس کیا کہ بات نہیں بن رہی، تو بولا۔  
 "آج رات مجھے اچھے خاصے پیسے ملنے والے ہیں، کیا ہم کہیں جاسکتے ہیں گھومنے؟"  
 "کہاں جائیں گے؟" روژ نے اُس کے ناخنوں پر کام کرتے ہوئے احتیاط سے  
 پوچھا۔  
 سلگ نے جلدی سے سوچا، "اوہ، یہ تو تم خود ہی طے کر لو،" اُس نے فیاضی سے  
 کہا، "بس بتاؤ کہاں جانا ہے۔"  
 "ہمم۔" وہ کچھ سوچنے لگی، پھر سر ہلادیا، "نہیں، میرا خیال ہے وہ جگہ تمہارے  
 حساب کی نہیں۔"  
 سلگ نے ماتھے پر بل ڈالے، "بتاؤ نا، کہاں جانا چاہتی ہو؟"  
 "میں ہمیشہ سے مایامی کلب جانا چاہتی تھی، لیکن وہاں بڑے لوگ جاتے ہیں۔ تم  
 وہاں کا خرچہ اٹھا سکو گے؟"

بناوٹی فرشتہ

سلگ کا دل بیٹھ گیا، لیکن وہ اکڑ کے بولا، "کس نے کہا کہ میں نہیں جاسکتا؟ سنو بے بی، ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں میں نہ جاسکوں۔ اگر تم وہیں جانا چاہتی ہو، تو ٹھیک ہے، چلیں گے۔"

روڑ نے پیچھے ہو کر اُسے دیکھا۔ اُس کی بڑی بڑی آنکھوں میں جیسے تھوڑی سی تعریف جھلکی۔

"اوہ واہ" اُس نے کہا، "یہاں تک کہ ہیری بھی وہاں جانے کی ہمت نہیں کرتا۔ کیا تم واقعی سنجیدہ ہو؟"

سلگ کو محسوس ہو رہا تھا جیسے اُس نے کوئی بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی ہو۔ اس نے پیسوں کی پرواہ کیے بغیر خود کو روڑ کے سامنے ثابت کرنا شروع کر دیا۔

"یقیناً،" اُس نے کہا، "تم جیسی لڑکی بڑے لوگوں کے ساتھ ہی اٹھنا بیٹھنا چاہتی ہے۔ ایسے بے وقوفوں کے ساتھ وقت گزارنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں تمہیں بتاؤں، ایسی جگہیں میرے لیے تو بس پرندوں کا دانہ ہیں!"

روڑ نے مصنوعی حیرت سے کہا، "اوہ، مسٹر سلگ! مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ آپ اتنے بڑے آدمی ہیں۔ دیکھیں، پھر ہم مایامی کلب نہیں جاتے، کیوں نہ ہم 'ایمبیسڈرز' چلیں؟ وہ جگہ ہے جہاں میں واقعی جانا چاہتی ہوں۔"

سلگ کی حالت خراب ہو گئی۔ اُسے دیر سے احساس ہوا کہ شیخی بگھارنے کا کیا انجام ہوا ہے۔ مایامی کلب تو پہلے ہی مہنگی جگہ تھی، لیکن 'ایمبیسڈرز' تو شہر کا سب سے مہنگا نانٹ کلب تھا۔ اور صرف مہنگا ہی نہیں، وہاں جانے کے لیے مہنگا سوٹ بھی ضروری تھا، جو سلگ کے پاس تھا ہی نہیں۔

یہ سوچ کر ہی وہ پسینہ پسینہ ہو گیا کہ اُسے یہ شام کتنی مہنگی پڑنے والی ہے۔



بناوٹی فرشتہ

روڑ خوشی سے بولی، "تو پھر کل چلتے ہیں۔ میرے پاس کل کوئی پروگرام نہیں۔ نو بجے مجھے یہاں سے لے لینا۔"

مجھے تو ابھی سے خوشی ہو رہی ہے۔ اور ہاں، خود کو تھوڑا اسمارٹ بنالینا۔ مجھے براؤننگ سے کہنا پڑے گا کہ تمہاری تھوڑی حجامت بھی کر دے۔"

سلگ کچھ بولنے بھی نہ پایا تھا کہ روڑ نے فوراً براؤننگ کو آواز دی۔ براؤننگ فوراً ایک سفید تولیہ لے کر آیا، سلگ کے گرد لپیٹا اور آنکھوں میں چمک لیے اس نے فوراً کام شروع کر دیا۔ سلگ کو نہ صرف بال کٹوانے پڑے، بلکہ شیمپو اور فیس مساج بھی برداشت کرنا پڑا۔

براؤننگ اتنی باتیں کر رہا تھا کہ سلگ کو دوبارہ روڑ سے بات کرنے کا موقع ہی نہ ملا۔ اُس نے یہ سب کچھ جیسے تیسے برداشت کیا، اور جب باہر نکلا تو جیب میں تین ڈالر کم تھے اور زندگی کی سب سے منگنی شام کے لیے تیار بھی۔

لیکن سلگ نے دل میں ٹھان لی تھی کہ وہ اب پیچھے نہیں ہٹے گا۔ چپکے سے وہ کپڑوں کی دکان میں گیا، اور لمبی بحث کے بعد ایک مہنگا سوٹ کرائے پر لیا۔ اپنی عام دھمکی بھرے انداز کی وجہ سے، وہ مناسب قیمت پر مکمل لباس لینے میں کامیاب ہو گیا۔

دکاندار نے اُسے ایک فینسی ہیٹ پہننے پر زور دیا۔ سلگ آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر خود کو دیکھنے لگا، لیکن فیصلہ نہ کر سکا کہ وہ کیسا لگ رہا ہے۔ جیسے ہی اُس نے دیکھا کہ دکاندار چپکے سے ہنس رہا ہے، اُسے اندازہ ہو گیا کہ وہ اس ہیٹ میں بالکل بے وقوف لگ رہا ہے۔

اس نے فوراً ہیٹ اتار کر واپس کیا اور بولا، "مجھے سادہ بلیک ہیٹ دو، اور وہ ہنسی اپنے چہرے سے مٹا دو، ورنہ میں مٹا دوں گا!"

بناوٹی فرشتہ

لباس کو احتیاط سے ایک بڑے ڈبے میں پیک کیا گیا، اور ایڈوانس رقم دے کر سلگ گھر روانہ ہو گیا۔ دن کا باقی وقت اُس نے جم میں گزارا تاکہ شام کی فائٹ کے لیے جسم تھوڑا ہلکا ہو جائے، لیکن اس کا دماغ تو صرف روٹر اور 'ایمبیسڈرز' کی شام میں اُبجھا ہوا تھا۔

اس نے اپنے ایک پارٹنر "پگ او میلی" سے دل کی بات کی۔

"سنو پگ،" اُس نے سگریٹ پیش کرتے ہوئے کہا، "کل رات مجھے ایک لڑکی کو 'ایمبیسڈرز' لے جانا ہے۔"

پگ نے شک بھری نظروں سے سلگ کو دیکھا۔ اُسے لگا کہ شاید سلگ صرف بڑی بڑی باتیں کر رہا ہے۔

"ہوں، تو پھر؟" وہ بولا۔

سلگ نے بے چینی سے اپنی ٹھوڑی کھجائی، "تم کبھی وہاں گئے ہو؟" اُس نے اُمید سے پوچھا۔

پگ نے سر ہلایا، "نہیں بھائی، میں بے وقوف نہیں ہوں،" اُس نے کہا، "وہ جگہ تو ایسی ہے کہ سانس لینے پر بھی پیسے لے لیتی ہے!"

"یہ لڑکی وہاں جانا چاہتی ہے،" سلگ نے وضاحت دی۔

پگ بولا، "میں تو اُسے سیدھا جواب نفی میں دے دیتا۔ ارے بھائی، وہ جگہ تو اتنی مہنگی ہے کہ ایف۔ ڈی۔ آر (امریکہ کا صدر) بھی وہاں نہیں جاتا۔ جب وہ لڑکی تمہارا ہیٹ لیتی ہے، اتنے پیسے لے لیتی ہے کہ لٹا ہے واپسی پر ہیٹ کے ساتھ خود بھی مل جانے گی — مگر صرف ٹوپی ہی واپس دیتی ہے!"

سلگ مزید پریشان ہو گیا، "کتنے پیسے لگیں گے؟ کیا تمہیں لگتا ہے بیس ڈالر کافی ہوں گے؟"

بناوٹی فرشتہ

پگ نے ہونٹ سکڑ کر کہا، "ہاں، شاید کافی ہوں۔ لگتا ہے یہ لڑکی واقعی خاص ہے۔ کیوں نہ اُسے سیدھے بیس ڈالر دے دو اور خود کو اس جھنجھٹ سے بچا لو؟ شاید وہ اُسی پرمان جائے؟"

سلگ نے نفی میں سر ہلایا، "نہیں، وہ ایسی لڑکی نہیں ہے، وہ صاف ستھری ہے۔ پہلے اچھا وقت گزارنا چاہتی ہے، اُس کے بعد ہی کچھ ہوسکتا ہے۔"

پگ نے سر ہلایا، "لگتا ہے تم بڑی اونچی سواری چڑھنے والے ہو، دوست۔ ایمبیسڈرز تمہاری سطح کی جگہ نہیں۔"

اس کے بعد اس بارے میں کوئی بات نہ ہوئی۔ سلگ نے اپنی فائٹ کچھ بے دلی سے مکمل کی۔ وہ اتنا اچھا فائٹر تھا کہ زیادہ محنت کیے بغیر ہی حریف کو ہرا دیا۔ شائقین کی داد نے اُس کا حوصلہ بڑھا دیا، اور جب مینیجر نے اُسے پچاس ڈالر دیے، تو اُس نے فوراً مزید پچیس ڈالر ایڈوانس مانگ لیے۔

کچھ تلخ کلامی کے بعد وہ ایڈوانس بھی مل گیا، اور سلگ سیدھا اپنے کمرے کو روانہ ہو گیا۔ باقی فائٹرز کی دعوتوں اور پارٹیوں کو اس نے صاف انکار کر دیا۔ اسے اندازہ تھا کہ کل رات کے لیے اُسے ہر ایک ڈالر کی ضرورت ہوگی، اور وہ تب تک ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرے گا۔

گھر جا کر اُس نے درازوں میں چھپی اپنی ایمر جنسی والی رقم نکالی — پچیس ڈالر اور۔ اب اُس کے پاس کل ملا کر سو ڈالر اور کچھ سکے تھے۔ اُسے یقین تھا کہ اتنے میں کام چل جائے گا۔

مگر حقیقت یہ تھی کہ یہی اُس کے پاس دنیا کی ساری جمع پونجی تھی، اور اگلی فائٹ تک اسے اسی میں گزارا کرنا تھا۔

بناوٹی فرشتہ

"اوہ، بھاڑ میں جائے سب کچھ،" اُس نے کہا، اور پیسوں کی چھوٹی سی گڈی جیب میں ڈال لی۔

اُسے یقین تھا کہ وہ ساری رقم ایک ہی رات میں تو خرچ نہیں کرے گا۔ یہ تو مہینے بھر کے لیے کافی تھی۔

اگلی شام آئی، اور سلگ سخت کارروالی شرٹ سے جچتے ہوئے تیار ہو رہا تھا۔ مالکن اور اس کی بیٹی نے، جو اُس کے گندے مذاقوں سے بے پروا تھیں، اُس کی ٹائی اور کارٹھیک کرنے میں مدد دی۔

جب وہ آئینے میں خود کو دیکھنے کھڑا ہوا، تو حیرت سے خوش ہو گیا۔

اس کی سیاہ و سفید پوشاک نے اس کے سخت اور بھدے چہرے کے تاثر کو کچھ خوشگوار کر دیا تھا، اور فٹنگ والے سوٹ نے اس کے جسم کو متوازن اور بھرپور ظاہر کیا، جس سے وہ لمبا اور طاقتور نظر آ رہا تھا۔

وہ واقعی ایک باوقار اور بھرپور شخصیت لگ رہا تھا۔

مالک مکان کی بیٹی، جو بندر جیسی چھوٹی سی لڑکی تھی اور جس کی آنکھوں میں خاصا بھیگنا پن تھا، بولی کہ سلگ بالکل "ڈیپسی" (مشہور باکسر) جیسا خوبصورت لگ رہا ہے۔ یہ سن کر سلگ غرور سے خوش ہو گیا۔

اس نے اپنی ہیٹ پہنی، پیسوں کی چھوٹی سی گڈی پتلون کی جیب میں رکھی، اور گھر سے نکل پڑا۔

راستے میں قریبی بار پررکا، تین پیگ و سکی پی، اور جب آس پاس کے لوگ اُسے دیکھ کر کہنی مار کر اشارے کرنے لگے تو وہ تھوڑا سا فخر اور تھوڑی شرمندگی کے ملے جلے احساس سے مسکرایا۔

بناوٹی فرشتہ

جب وہ حجام کی دکان پر پہنچا تو تھوڑا نشہ میں تھا اور سخت کالر اور قمیض کی چھن کی بھی عادت ہو چکی تھی۔

براؤنرگ دکان بند کر رہا تھا، اور سلگ اکڑتے ہوئے دکان میں داخل ہوا—ظاہر ہے روڑ کو متاثر کرنے کے لیے۔

براؤنرگ نے اُسے سر سے پاؤں تک دیکھا اور تھوڑی سی تعریف آمیز نظروں سے بولا۔ "مسٹر سلگ، آج تو آپ بڑے زبردست لگ رہے ہیں۔ کیا شاندار سوٹ پہنا آپ نے!"

سلگ نے کوٹ سے ایک نظر نہ آنے والا دھبہ جھاڑا اور کہا۔ "تمہیں ایسا لگتا ہے؟" اُس نے پوچھا۔ "یار، یہ سوٹ مہنگا خریدا ہے، اچھا تو لگے گا ہی۔"

پھر اُس نے ادھر ادھر دیکھا، "وہ آئی نہیں ابھی تک؟" براؤنرگ نے مینی کیور کے کمرے کی طرف سر سے اشارہ کیا، "وہ تیار ہو رہی ہے،" اُس نے آنکھ مارتے ہوئے کہا، "کہاں لے جا رہے ہیں اُسے، مسٹر سلگ؟"

سلگ نے کاؤنٹر پر رکھے سگار کے ڈبے سے ایک سگار نکالا اور بے پروا انداز میں بولا۔ "ایمبیسڈرز" لے جا رہا ہوں۔ میں اپنی لڑکیوں کو خاص جگہ ہی لے جاتا ہوں۔" براؤنرگ نے سیٹی بجائی، "واہ بھئی! لگتا ہے آپ واقعی آگے نکلنے والے ہیں۔" اس نے جلدی سے ماچس جلائی اور سلگ کا سگار سلگایا۔

سلگ نے سگار کے پیسے نہیں دیے، اور براؤنرگ نے کچھ سوچنے کے بعد بات جانے دی۔

اسی وقت روڑ پردے کے پیچھے سے نکلی اور سلگ کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھنے لگی۔

بناوٹی فرشتہ

سنگ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا—وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اُس کی لباس اُس کے جسم سے چمٹی ہوئی تھی، جو اُس کے دلکش خدو خال کو نمایاں کر رہی تھی۔

یہ بوتل سبز رنگ کا لباس تھا، جس کا اوپری حصہ تنگ اور نیچے سے کھلا ہوا تھا، اُس کے بال کندھوں تک گرے ہوئے تھے، اور میک اپ بالکل درست، پرکشش اور دل کو چھو لینے والا تھا۔

سنگ کو لگا جیسے وہ کسی فلم کی بڑی اداکارہ کو دیکھ رہا ہو۔

"تم زبردست لگ رہی ہو،" اُس نے دل سے کہا۔

روژدائیں اور باتیں ہلی تاکہ وہ اُسے اچھی طرح دیکھ سکے، "تمہیں پسند آتی؟

بہت اچھا۔

اور تم خود بھی کوئی فقیر نہیں لگ رہے!"

براؤننگ نے سر ہلا کر اپنی پسندیدگی ظاہر کی، "تم دونوں ایک ساتھ بہت بچ رہے

ہو،" وہ بولا، "اب چلو، مزے کرو۔ مجھے دکان بند کرنی ہے۔"

روژ آگے بڑھی، اور سنگ کو اُس کے پرفیوم کی تیز خوشبو محسوس ہوئی۔ وہ بھی پیچھے

پیچھے باہر آیا، جیسے کسی خواب میں چل رہا ہو۔

جیسے ہی وہ باہر نکلے، روژ نے سڑک کے دونوں طرف دیکھا اور پریشانی سے بولی۔

"گاڑی کہاں ہے؟"

سنگ، جو اُسے بس پر لے جانے کا سوچ رہا تھا، اچانک گھبرا گیا۔

"میرے پاس کار نہیں ہے،" وہ بولا۔

"اوہ، ایسا مت کہو، یہ غیر مہذب لگتا ہے،" روز نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے لگا تمہارے پاس تو گاڑی ہوگی۔"

خیر، اب ایک ٹیکسی لے لو۔ یہاں کھڑے کھڑے سردی لگ رہی ہے۔"  
 سلگ نے ہلکی آواز میں کہا، "ہاں ہاں، ٹھیک ہے،" اور سامنے سے آتی ہوئی زرد  
 ٹیکسی کو ہاتھ دیا۔

ڈرائیور نے سلگ کو پہچان لیا اور حیرت سے منہ کھولے اُسے دیکھنے لگا، پھر اُس کی  
 نظر روٹر پر پڑی۔ اُس کی بھنویں اُٹھ گئیں اور ہونٹ سکڑ گئے۔

"کہاں لے چلوں، دوست؟" اُس نے کہا، "پارک کے ارد گرد چکر لگائیں؟"  
 سلگ نے غصے سے دیکھا، "ایمبیسیڈرز"، اُس نے سخت لہجے میں کہا اور ٹیکسی کا  
 دروازہ کھولا۔

ڈرائیور نے سیٹی بجائی، "اوکے، امیر آدمی، ایمبیسیڈرز ہی سہی!"  
 سلگ اندر بیٹھا اور روٹر کے ساتھ بیٹھنے کی کوشش کی۔

روٹر پہلے ہی ایک کونے میں آرام سے بیٹھ چکی تھی اور اپنے لباس کو بہت سنبھال  
 کر سیٹ پر پھیلا یا ہوا تھا، اس لیے سلگ کو خود کو دوسرے کونے میں دبا کر بیٹھنا پڑا  
 تاکہ لباس خراب نہ ہو۔

روٹر نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سلگ کو دیکھا اور کہا۔ "ارے! یقین ہی  
 نہیں آتا کہ ہم ایمبیسیڈرز جا رہے ہیں۔ میری تو حسد سے پاگل ہو جائے گا جب اُسے  
 بتاؤں گی!"

سلگ نے ماتھا سکیرا، "میری مانو تو اُس لڑکے سے ملنا چھوڑ دو،" اب تم میری  
 لڑکی ہو، اور مجھے اچھا نہیں لگتا کہ کوئی دوسرا میرے راستے میں آئے۔"

روٹر نے ہنستے ہوئے کہا، "اوہ، فضول باتیں مت کرو۔ میں کسی کی نہیں، میں جہاں  
 چاہوں جاتی ہوں، جو دل چاہے کرتی ہوں۔ کوئی مجھے حکم نہیں دے سکتا!"

بناوٹی فرشتہ

سلگ نے اُسے دیکھا اور سوچا کہ ابھی غصہ دکھانے کا وقت نہیں ہے۔ یہ لڑکی بہت مضبوط ہے، اُسے قابو میں لانا آسان نہیں ہوگا۔ لیکن جب وہ سڑک کے کنارے گزرتی روشنیوں میں روڑ کے چہرے کو دیکھتا، تو اُسے لگتا کہ یہ سب کچھ برداشت کرنا اس لڑکی کے لیے قابل برداشت ہے۔

اس نے ہاتھ بڑھایا تاکہ روڑ کا ہاتھ تھام لے، مگر روڑ نے بچا لیا۔  
"براہ کرم ایسا مت کرو،" اُس نے ذرا سختی سے کہا، "میرا لباس خراب ہو جائے گا۔"

سلگ نے تھوڑا سا برا مانیا، لیکن روڑ فوراً ہنستی ہوئی اُس سے فائنٹ کے بارے میں پوچھنے لگی، اور خوش گپ شپ سے سلگ کا موڈ بہتر ہو گیا۔  
"یکسی آہستہ ہوئی اور پھر فٹ پاتھ کی طرف مڑ گئی۔

ایک لمبا اور وردی میں ملبوس ملازم آگے آیا، اُس نے سفید دستانے والے ہاتھ سے اپنی کیپ کو چھوا اور احترام سے دروازہ کھولا۔

سلگ جلدی سے باہر نکلا اور 'ایمبیسیڈرز' کے بڑے روشن سائن بورڈ میں آکھڑا ہوا۔

اس نے ٹیکسی والے کو پیسے دیے اور دربان کو کچھ سکے پکڑائے۔ پھر وہ روڑ کے پیچھے چل پڑا، جو گھومتے دروازے سے اندر جا رہی تھی، جسے سفید وردی اور سرخ ٹوپی پہنے ہوئے دو ملازمین مسلسل گھما رہے تھے۔

اندر ہال بہت بڑا تھا اور لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ سب ہنس بول رہے تھے اور اپنے دوستوں یا ساتھیوں کا انتظار کر رہے تھے۔ سلگ کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی، جیسے زمین پھٹے اور وہ اس میں چھپ جائے۔ وہ نظریں جھکانے روز کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، جو ہال کے پار خواتین کے واش روم کی طرف جا رہی تھی۔ وہ پلٹ کر رکی اور



بناوٹی فرشتہ

بولی، "میں چند منٹ میں واپس آتی ہوں، یہیں ملنا،" اور قیمتی کپڑوں میں ملبوس خواتین کے بیچ گم ہو گئی۔

سلگ نے ادھر ادھر دیکھا، اور یہ محسوس کیا کہ ارد گرد کھڑی عورتیں اسے دلچسپی سے دیکھ رہی ہیں۔ اسی لمحے ایک شخص اچانک اُس کے قریب آگیا، جو عجیب سے لباس میں ملبوس تھا، جیسے کوئی پارٹی کا لباس ہو۔ اُس نے سلگ کی ٹوپی لے لی اور ہلکے لہجے میں بولا، "ادھر آئیں جناب،" اور اُسے کوٹ رکھنے والے کمرے کی طرف لے گیا، جہاں ایک لڑکی بہت سے آدمیوں کی ٹوپیاں اور کوٹ جمع کر رہی تھی۔

سلگ حیرت سے دیکھتا رہا کہ کیسے یہ لوگ بڑے آرام سے ڈالر نکال کر کاؤنٹر پر رکھے پلیٹ میں ڈال رہے تھے، جیسے یہ کوئی معمولی بات ہو۔

آخر کار اُس کی باری آئی، اور نمبر دینے والی لڑکی نے دوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ اُسے ٹوکن دیا۔

سلگ نے دل میں سوچا کہ یہ لڑکی بھی ایک "اچھا موقع" ہو سکتی ہے، اور بغیر کسی افسوس کے ایک ڈالر پلیٹ میں ڈال دیا۔

"کمال کی جگہ ہے،" وہ گھٹی ہوئی آواز میں بولا، "لگتا ہے جیسے وائٹ ہاؤس بھی اس کے آگے پھیکا پڑ جائے!"

لڑکی نے اُسے حیرانی سے دیکھا، پھر رسمی مسکراہٹ دی اور اگلے مہمانوں کو نمبر دینے میں مصروف ہو گئی۔

سلگ واپس خواتین کے کمرے کے قریب آیا اور خود کو چھپانے کی کوشش کی۔ وہ ایک بڑے سے گملے میں لگے لمبے پتوں والے پودے کے پیچھے کھڑا ہو گیا، جو ہلکے ہلکے حرکت کر رہے تھے۔

وہ وہاں زیادہ دیر کھڑا نہیں ہوا تھا کہ ایک لمبا، پر وقار نظر آنے والا آدمی، جو ایک شاندار چمڑے کی فائل لیے ہوئے تھا، اُس کے قریب آیا۔

"کیا آپ ڈنر لیں گے، محترم؟" اُس نے جھک کر آہستہ سے پوچھا۔

سلگ نے پیچھے ہٹتے ہوئے غصے سے کہا۔ "تجھے کیا لینا دینا میں کیا کر رہا ہوں؟"

مگر وہ شخص بالکل پر سکون رہا، "معاف کیجیے گا، جناب،" اُس نے نرمی سے کہا، "میں تو بس آپ کی شام کو خوشگوار بنانے کے لیے حاضر ہوں۔ کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ کیا آپ نے میز پہلے سے بک کروائی ہے؟"

تب سلگ کو سمجھ آیا کہ یہ آدمی مدد کے لیے آیا ہے، نہ کہ تنگ کرنے۔ وہ فوراً اُس کا بازو تھام کر جیسے اُسے روکنا چاہتا ہو، کہ کہیں وہ چلا نہ جائے۔

"سنو بھائی، تم ہی وہ آدمی ہو جس کی مجھے تلاش تھی،" اُس نے جلدی سے کہا، "میرے ساتھ ایک لڑکی ہے، وہ خاص سیٹنڈرڈ کی ہے، سمجھ رہے ہو؟ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہونا چاہیے۔ میرے پاس پیسے ہیں، باقی سب تم سنبھال لو، ٹھیک ہے؟"

وہ شخص جھک کر بولا۔ "یقیناً، جناب۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ سارے انتظامات میں دیکھ لوں؟"

"بالکل، تمہیں ہی دے دی ذمہ داری" سلگ نے جوش سے کہا، "بس لڑکی کو اچھا وقت ملنا چاہیے!"

اس شخص نے فائل میں کچھ لکھا اور کہا۔ "جب آپ تیار ہوں، تو آپ کی میز نمبر اٹھارہ ہے۔ دائیں طرف دروازے سے اندر جائیں۔ سب کچھ آپ کی پسند کے مطابق ہوگا۔"

وہ ایسے آرام سے چلا گیا جیسے پیہوں پر چل رہا ہو۔

سلگ کو لگا کہ کم از کم ایک آدمی تو اُس کے ساتھ ہے، اور یہ سوچ کر وہ دوبارہ اسی پودے کے پیچھے کھڑا ہو گیا، اس بار کچھ بے چینی کے ساتھ۔  
روڑ آخر کار باہر نکلی۔ وہ بہت پر سکون اور خوبصورت لگ رہی تھی، جیسے اسی شان و شوکت کے ماحول کا حصہ ہو۔

سلگ نے کہا۔ "ارے، مجھے تو لگا تم راستہ بھول گئی ہو!"

روڑ نے سر ہلایا، "تو، کیا تم نے کچھ انتظام کیا ہے؟"

ایسے جیسے اُسے یقین ہو کہ سلگ نے کچھ نہیں کیا ہوگا۔

اب کچھ اعتماد کے ساتھ سلگ نے اُس کے بازو پر اپنا بھاری، گرم ہاتھ رکھا اور کہا۔ "بالکل، سب کل ہی فکس کر لیا تھا۔ ہم میز نمبر اٹھارہ پر بیٹھیں گے۔ کھانے کا بھی آرڈر ہو چکا ہے۔ چلو اندر چلیں اور مزے کریں!"

روڑ نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی، مگر سلگ اب یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ یہ صرف روڑ کی پارٹی نہیں، اُس کی بھی ہے۔

جب سلگ ڈائننگ ہال میں داخل ہوا تو اُس کی شان و شوکت دیکھ کر وہ اندر سے ہل کر رہ گیا۔

مگر ہیڈ ویٹر وہاں موجود تھا، جو اُسے لے کر آیا، اور جب بہت سی نظریں اُس پر جمی ہوئی تھیں، تو سلگ آخر کار بینڈ کے قریب ایک چھوٹی میز پر بیٹھ گیا۔

بد قسمتی سے، کھانے کا ذائقہ سلگ کی سمجھ سے بالکل باہر تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اُسے زیادہ تر کھانا بالکل پسند نہیں آیا۔

شیمپین نے اُس کی ناک میں چھن پیدا کی، اور فراسیمسی کھانوں کی خوشبو سے اُس کا جی متلانے لگا۔

بناوٹی فرشتہ

ٹیل پر سبجے چمکتے کانٹے چھچھوں کا ڈھیر اُسے ابھن میں ڈال گیا۔ وہ پسینے میں شرابور ہو گیا اور بالکل بے بس محسوس کرنے لگا۔

دوسری طرف، روڑ بھر پور طریقے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

اُسے سلگ کی خاموشی محسوس ہی نہ ہوئی۔ وہ لوگوں، بینڈ اور ماحول کی شان کے بارے میں خوشی خوشی باتیں کرتی رہی۔

کے۔ برے ڈانس پروگرام پر زور زور سے ہنستی رہی اور سلگ کو زبردستی چھوٹے سے ڈانس فلور پر گھسیٹ لے گئی۔

یہ سب کچھ سلگ کو ایک نہ ختم ہونے والا عذاب لگ رہا تھا۔

بار بار نئے، چمکتے برتن آرہے تھے۔ ایسے کھانے پیش کیے جا رہے تھے جن کے نام بھی وہ نہیں جانتا تھا۔

اس کا گلاس خود بخود بھرتا جا رہا تھا، اور سلگ اندر ہی اندر تلخ ہوتا جا رہا تھا، اُسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس دنیا کا حصہ نہیں ہے۔

پھر ایک لمبا، خوبصورت آدمی میز پر آیا اور روڑ سے ڈانس کے لیے پوچھا۔

سلگ خاموش بیٹھا رہا اور بس اُن دونوں کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

بلکہ اُسے یہ لمحے سکون کے لگے کہ کچھ دیر اکیلا بیٹھا رہے۔

ہیڈ ویئر دوبارہ آیا اور آہستہ سے پوچھا، "سب کچھ ٹھیک جا رہا ہے، جناب؟"

سلگ جانتا تھا کہ اُس نے بھرپور خدمت کی ہے، تو وہ ہلکا سا ہنس دیا، "لگتا ہے یہ

سب میرے بس کا نہیں،" اُس نے سر کھجاتے ہوئے کہا، "شاید کچھ لوگ اسے

انجوائے کرتے ہوں، مگر میرے لیے تو یہ سب ایک زبردستی کا جھنجھٹ

ہے۔" اس نے گھڑی دیکھی — تقریباً ایک بج رہا تھا، "بس، اب چلتے ہیں۔ بل

دے دو، اس سے پہلے کہ وہ واپس آجائے۔"

ہیڈ ویٹر نے جھک کر ایک پرچی پلیٹ میں رکھی اور سلگ کو دی۔

سلگ نے لا پرواہی سے ایک نظر ڈالی، کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ شام مہنگی ہوگی، اور اب وہ اتنا تھک چکا تھا کہ مزید پریشان ہونے کی ہمت نہ تھی۔

مگر جب اُس نے پرچی پر لکھی رقم دیکھی، وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔  
"یہ کیا بکواس ہے؟" وہ زور سے بولا، "ایک سو پچیس ڈالر؟"

ہیڈ ویٹر نے آہستہ سے کہا۔ "جی ہاں، یہ بل درست ہے۔ یہ ہمارے ہاں عام چارجز ہے۔"

سلگ کے بدن میں ٹھنڈک سی دوڑ گئی۔ روڑ کسی بھی وقت واپس آ سکتی تھی۔  
اس نے جلدی سے کرسی پیچھے کی اور کھڑا ہونے ہی والا تھا کہ ویٹر رک گیا، "ایک منٹ، جناب، لگتا ہے کہ بل کی رقم آپ کے لیے مسئلہ بن گئی ہے؟"

سلگ نے گہری سانس لی، "ہاں، تم نے بالکل صحیح سمجھا۔ میرے پاس صرف سو ڈالر ہیں۔ یار، مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ یہ جگہ تو دن دھاڑے ڈاکا مارتی ہے!"

ویٹر نے سکون سے جواب دیا۔ "جناب غلط فہمی میں ہیں۔ ہمیں آج تک کسی نے شکایت نہیں کی۔ شاید آپ کو یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔"

سلگ نے شرمندہ ہو کر سر ہلایا۔ "ہاں، تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ دراصل، لڑکی کو آنا تھا، اور میں بس مان گیا۔ اب بتاؤ، کیا پولیس بلاؤ گے؟"

ہیڈ ویٹر نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا، پھر چپکے سے ایک پچیس ڈالر کا نوٹ پلیٹ میں رکھ دیا۔

"شاید جناب یہ رقم ادھار کے طور پر قبول کر لیں؟" اُس نے آہستہ سے کہا، "میں خود بھی جوانی میں ایسے حالات سے گزر چکا ہوں۔"

بناوٹی فرشتہ

سلگ حیرت سے اُسے دیکھنے لگا، "اوہ بھائی، "اوہ بولا، "تم واقعی بڑے اچھے آدمی ہو۔ فخر نہ کرو، تمہیں تمہارے پیسے واپس ضرور ملیں گے۔"

ہیڈ ویئر نے کندھے اُچکائے اور کہا۔ "اگر جناب اب بل ادا کر دیں تو میں ٹیکسی بلاتا ہوں۔"

سلگ نے فوراً سوڈا رپلیٹ میں رکھے اور کھڑا ہو گیا۔ اب اُس کی جیب میں صرف دو ڈالر بچے تھے۔

"ہاں، لگتا ہے اب میں اس جگہ کا دوبارہ مہمان نہیں بنوں گا، "اُس نے طنز سے کہا۔

ہیڈ ویئر نے سر جھکا کر جواب دیا۔ "شاید جناب کسی اور جگہ زیادہ خوش ہوں گے، "اور رپلیٹ لے کر واپس چلا گیا۔

بینڈ نے موسیقی بجانا بند کر دیا تھا اور روڑ واپس آرہی تھی۔ اُس کے ساتھ وہی لمبا اور خوبصورت آدمی تھا جو ہنستے بولتے اُس کے ساتھ چلا آ رہا تھا۔ دونوں بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

لیکن جیسے ہی اُس آدمی نے سلگ کو دیکھا، اُسے سمجھ آ گئی کہ بہتر ہے پیچھے ہٹ جائے۔ وہ روڑ سے کچھ کہہ کر ہجوم میں گم ہو گیا۔

روڑ بیٹھ گئی اور خوشی سے بولی۔ "امید ہے تمہیں برا نہیں لگا۔ وہ بہت اچھا ڈانس کر رہا تھا۔ کیا یہ شام زبردست نہیں؟ اور کیا کچھ شیمپین باقی ہے؟"

سلگ نے غصے کو دبا کر بات کرنے کی کوشش کی۔ "اب ہم گھر جا رہے ہیں، بے بی۔ چلو، نکلتے ہیں۔"

"گھر؟" روڑ نے حیرت سے کہا، "میں تو ابھی جانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ ایک اور ڈانس کر لیتے ہیں نا!"

سلگ اُس کے پاس آیا، بازو پھڑا اور اُسے اٹھایا۔ "میں نے کہا نا، ہم جا رہے ہیں!" اُس نے دباؤ دے کر کہا، "چلو، باہر!"

لوگ اُن کی طرف دیکھنے لگے تو روڑ خاموشی سے اُس کے ساتھ باہر چل دی۔ سلگ نے کوٹ رکھنے والی لڑکی سے اپنا ہیٹ جھپٹا اور جلدی سے روڑ کو سڑک پر لے گیا، جہاں ایک نیکیسی پہلے سے کھڑی تھی۔

جیسے ہی وہ دونوں نیکیسی میں بیٹھے، روڑ نے غصے سے اُس کی طرف دیکھا۔ "یہ سب کیا تھا؟ تم نے پوری شام خراب کر دی۔ میں بہت انجوائے کر رہی تھی، تم اچانک وہاں سے کیوں نکل آئے؟"

سلگ اُس کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ "بس، میں تمہیں کچھ دیر کے لیے اکیلا لے جانا چاہتا تھا، بے بی،"

کیونکہ اُس کے دل میں تھا کہ اتنے پیسے خرچ کرنے کے بعد اب خالی ہاتھ نہیں جانا۔ "اوہ، دور ہو،" روڑ نے جھنجھلا کر کہا، "تم میری ڈریس خراب کر رہے ہو!" اور اُسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی۔

سلگ نے بازو اُس کے پیچھے رکھا اور اُسے اپنی طرف کھینچا۔ "لباس کی فخر چھوڑو،" وہ زبردستی مسکرا نے کی کوشش کرتے ہوئے بولا، "تم نے تو اپنا مزہ کر لیا، اب میری باری ہے۔"

پھر اُس نے روڑ کو زور سے چومنے کی کوشش کی، اُسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔

روڑ کے ہونٹ سخت اور ٹھنڈے تھے، لیکن اُس نے مزاحمت نہیں کی۔

سلگ نے تھوڑی دیر بعد خود کو پیچھے ہٹایا، مایوسی اور غصے کے ملے جلے جذبات کے ساتھ۔

روڑ نے اپنے ہونٹ صاف کیے اور سر دلچے میں بولی۔ "تم بہت بھڑے ہو۔ یہ مت سوچنا کہ میں کسی مرد کو صرف چند گھنٹوں میں خود پر حق دے دوں گی۔ اگر میں ابھی تمہیں اجازت دے دوں تو تم خود میری عزت نہیں کرو گے۔ اور میں اپنی بھی عزت نہیں کر پاؤں گی۔ پلیز، مجھ سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھو۔"

سلگ پیچھے ہٹ گیا۔ اُس کا دماغ پوری طرح الجھ چکا تھا۔ اُس کا اندرونی جذبہ اُسے کہہ رہا تھا کہ اس عورت کے ساتھ ویسا ہی کرے جیسا وہ پہلے کئی لڑکیوں کے ساتھ کر چکا تھا—زبردستی، دبا کر رکھنا۔

لیکن روڑ کے گرد جیسے کوئی نظر نہ آنے والی دیوار کھڑی تھی جسے وہ توڑ نہیں سکتا تھا۔

اُس کی حقارت، اُس کے لیے ایسے تھی جیسے کوئی خنجر اُس کی گردن پر رکھ دیا گیا ہو۔ پوری واپسی کے سفر میں دونوں خاموش بیٹھے رہے۔

جب وہ حجام کی دکان کے قریب سیکسی سے باہر نکلے، تو روڑ نے کہا۔ "شکریہ اس شام کے لیے۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ تمہارے لیے ویسی اچھی نہیں رہی جیسے میرے لیے تھی۔ شاید ہمیں دوبارہ نہیں ملنا چاہیے۔"

سلگ اتنا غصے اور حیرانی میں تھا کہ کچھ بول ہی نہ سکا۔ وہ اندر سے بالکل خالی محسوس کر رہا تھا۔

یہ سوچ کر اُس کا دل بیٹھ گیا کہ اُس نے ساری کمائی ایک بے معنی شام میں اُڑادی تھی، اور اوپر سے پچاس ڈالر کا قرض اپنے منیجر اور ہیڈ فیسٹر سے بھی لیا ہوا تھا۔ آنے والے دن اُسے بے رنگ اور بوجھل محسوس ہو رہے تھے۔

سلگ کے اصول سیدھے سادے تھے —  
"اگر تم کسی چیز کی قیمت دیتے ہو، تو بدلے میں کچھ پاتے ہو۔"



بناوٹی فرشتہ

مگر یہاں تو اُس نے ایک یادگار رات دی تھی، اور بدلے میں صرف ایک ایسا بوسہ ملا جو بہن جیسا بھی نہیں تھا۔

روڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔ "خیر، خدا حافظ۔ میرا گھر وہ سامنے ہے، تمہیں مزید زحمت دینے کی ضرورت نہیں،"

اور ہاتھ ہلا کر سڑک پار کر گئی، پھر ایک بڑے اپارٹمنٹ میں غائب ہو گئی۔  
سلگ نے غصے سے زمین پر تھوکا۔

ایک چنگاری اُس کے اندر جلنے لگی تھی، لیکن ابھی تک وہ اتنا الجھا ہوا تھا کہ کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

اُسے شراب کی شدید طلب محسوس ہو رہی تھی، چنانچہ وہ سست قدموں سے  
فورٹی نائنٹھ اسٹریٹ پر موجود ایک آل نائٹ بار کی طرف بڑھا۔

بار میں اُس کا منیجر، جو رینشا، بیٹھا ہوا سادہ اسکاچ پی رہا تھا۔  
اُس نے سلگ کو حیرت سے دیکھا اور کہا۔ "خدا کی قسم، یہ لباس کہاں سے لے  
آئے ہو؟"

سلگ کو اچانک یاد آیا کہ اُس نے تو ابھی تک کرائے کے کپڑوں کا بل بھی ادا نہیں  
کیا۔

وہ ساتھ والے اسٹول پر بیٹھ گیا اور گالیاں بجنے لگا۔

بار ملازم اور جنو، دونوں اُسے غور سے دیکھنے لگے۔

اُنہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ سلگ بہت بُرے موڈ میں ہے، اس لیے خاموش رہنا ہی  
بہتر سمجھا۔

سلگ اچانک چپ ہو گیا اور غصے سے شراب مانگی۔

چند گھونٹ اندر جاتے ہی جو نے ہمت کی اور پوچھا کہ مسئلہ کیا ہے۔

بناوٹی فرشتہ

سلگ کو کسی سے بات کرنے کی ضرورت تھی، اس لیے اُس نے ساری بات جو کو بتادی۔

جب وہ بول چکا تو جو نے اُس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھا اور کہا۔ "یار، تم واقعی بری طرح پھنس گئے ہو۔"

پھر مزید کہا۔ "تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ کیا کرنے جا رہے ہو؟ میں تمہیں خبردار کر دیتا۔ روڈ ہینسن تو اسی قسم کی چالوں کے لیے مشہور ہے۔"

سلگ نے شک سے اُس کی طرف دیکھا۔ "کیا بخواس ہے؟ تم کہنا کیا چاہ رہے ہو؟"

"یہ اُس کا ایمبیسیڈرز والا کھیل تھا،" جو نے کہا، "یہ لڑکی بہت خراب ہے، سلگ۔ واقعی بہت۔ دو سال پہلے اُس نے ایک بندے سے شادی کی۔ بعد میں اُس بندے کو پتا چلا کہ روڈ کیسی عورت ہے۔ وہ اُس سے تنگ آ گیا اور اُسے چھوڑ کر کسی اور لڑکی کے ساتھ تعلق بنالیا۔"

اُس نے روڈ سے طلاق مانگی، مگر روڈ نے انکار کر دیا۔ وہ اُس بندے کو تکلیف دینا چاہتی تھی، اس لیے جان بوجھ کر طلاق نہ دی۔"

"اُس بندے نے جاسوس لگائے کہ شاید روڈ کوئی غلطی کرے، لیکن وہ کبھی پکڑی نہیں گئی۔ اور جب روڈ کو پتا چلا، تو اُس نے ضد میں آ کر دوسرے مردوں کو ایمبیسیڈرز لے جانا شروع کر دیا، تاکہ اُس کا شوہر جلتا رہے اور جاسوسی پر مزید پیسے خرچ کرتا رہے۔ لیکن روڈ کبھی اُن مردوں کو کچھ نہیں دیتی تھی۔ تمہیں بھی اسی لیے وہاں لے گئی۔"

سلگ نے آنکھیں نیم بند کر لیں، "تو وہ ایمبیسیڈرز ہی کیوں جانا چاہتی تھی؟"

"کیونکہ اُس کا شوہر وہیں کام کرتا ہے، شاید ہیڈویٹر ہے،" جو نے جواب دیا۔

سلگ چونک گیا، "وہ لمبا سا خوش اخلاق آدمی؟ جس نے مجھے پچیس ڈالر دیے تھے؟"

"اس نے تمہیں پچیس ڈالر دیے؟ یہ بالکل جونی جیسا ہے،" جٹو نے کہا۔ "اسے معلوم تھا کہ روز تمہارے ساتھ کھیل کھیل رہی ہے، شاید اسی لیے اُس نے تم پر ترس کھا کر پیسے دیے ہوں۔"

"اور وہ لڑکی اُسے طلاق نہیں دیتی؟" سلگ نے پوچھا۔

"نہیں، بالکل نہیں،" جٹو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

سلگ نے ایک اور لمبا گھونٹ بھرا اور کہا۔ "سمجھ گیا۔ وہ بندہ واقعی اچھا تھا میرے ساتھ۔ دل چاہتا ہے اُس کے لیے کچھ اچھا کروں۔"

جٹو نے سر ہلایا۔ "ہاں، اُس کو واقعی زندگی میں ایک موقع ملنا چاہیے،"

پھر جمائی لیتے ہوئے بولا، "میں تو جا رہا ہوں، رات کافی ہو گئی۔ تم بھی چل رہے ہو؟"

سلگ نے نفی میں سر ہلایا، "نہیں، میں یہ بوتل ختم کرنا چاہتا ہوں۔"

جٹو نے اُس کے بازو پر تھپکی دی، "میرے دیے ہوئے پیسوں کی فکرنہ کرو۔ آہستہ

آہستہ دے دینا۔ میں تم پر بوجھ نہیں ڈالوں گا۔"

سلگ نے بس سر ہلادیا۔ اُس کا ذہن کہیں اور تھا۔

"چلو، پھر چلتا ہوں۔ شب بخیر، دوست،" اور جو ہلکی سی جھومتی چال سے چلا گیا۔

سلگ وہیں کچھ دیر تک بیٹھ کر مسلسل شراب پیتا رہا۔ اُس کے ذہن میں روڑ اور اُس کے شوہر کی باتیں گھومتی رہیں۔

شراب کا نشہ اُس کے دماغ پر چڑھنے لگا۔ جتنا وہ سوچتا، اتنا ہی اُسے لگتا کہ اُسے کچھ کرنا چاہیے۔

آخر کار وہ اسٹول سے لڑکھڑاتے ہوئے اُترا اور بار ملازم کو سر ہلا کر رخصت ہونے لگا۔

"تین ڈالر بنے، دوست،" بار ملازم نے جلدی سے کہا۔

سلگ نے آنکھیں سکیز کر اُسے دیکھا۔

"سب کو مجھ سے ہی پیسے چاہیے،" اس نے دل میں سوچا۔

"ادھار لکھ لو، ابھی نہیں ہیں۔"

بار ملازم نے کچھ لمحے سوچا، پھر چونکہ وہ سلگ کو اکثر دیکھتا تھا، اُس نے ہاں کر دی۔

اُسے لگا کہ بہتر ہے بعد میں، ہوش میں ہونے پر بات کی جائے، کیونکہ ابھی سلگ

کافی بگڑے موڈ میں تھا۔

سلگ سڑک پر نکلا اور حجام کی دکان کی طرف چل پڑا۔

"مجھے اُس لڑکی سے بات کرنی ہے،" وہ بڑبڑایا،

"اور اُس ویٹر بندے کے ساتھ انصاف کرنا ہے۔ وہ میرے ساتھ اچھا تھا، اور

مجھے اُس کا بدلہ دینا ہے۔ ہاں، میں سیدھا روڑ کے پاس جا رہا ہوں، اور سب ٹھیک کر

دوں گا!"

سلگ روڑ کے اپارٹمنٹ بلڈنگ پر پہنچا اور خود ہی اندر چلا گیا۔

اُسے بالکل اوپر والے فلور پر روڑ کا نام ایک صاف لکھے ہوئے کارڈ پر نظر آیا۔

اس نے دروازہ آہستہ سے کھولنے کی کوشش کی، لیکن وہ بند تھا۔

پھر وہ راہداری کے آخر میں ایک کھڑکی تک گیا، کھڑکی کھولی اور باہر جھانکا۔

جیسا کہ اُس نے سوچا تھا، روڑ کے کمرے کے باہر ہنگامی راستہ موجود تھا۔

وہ آہستہ سے کھڑکی سے باہر نکلا، آہنی زینے پر چڑھ کر اُس کھڑکی تک آیا جو تھوڑی

کھلی ہوئی تھی۔

پھر وہ آہستہ سے اندر داخل ہو گیا۔

کمرہ بالکل اندھیرا تھا۔

اُس نے مایوس جلائی، سوچ تلاش کیا، اور لائٹ آن کر دی۔

روڑ ایک چیخ کے ساتھ بستر پر اُٹھ بیٹھی۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھتی رہی، جیسے یقین نہ آ رہا ہو۔

پھر وہ جلدی سے بستر سے نکلی، ایک چادر اُٹھائی اور خود کو لپیٹا۔

"تمہیں یہاں آنے کی جرات کیسے ہوئی، بد تمیز انسان!"

وہ چیخی، "فوراً یہاں سے نکل جاؤ، ورنہ میں پولیس کو بلاؤں گی!"

سلگ کے دماغ میں جو غصے کی چنگاری تھی، وہ اب آگ بن گئی۔

اُس نے اپنا بڑا ہاتھ اُٹھایا اور روڑ کے چہرے پر زور سے تھپڑ مارا۔

وہ پیچھے کی طرف بستر پر گر گئی، ڈری ہوئی۔

سلگ کے اندر جو خواہش اور غصہ دبا ہوا تھا، وہ بھڑک اُٹھا۔

اس نے روڑ پر تشدد کرنا شروع کر دیا۔

روڑ نے بچنے کی کوشش کی، خود کو سمیٹا، لیکن سلگ نے ایک اور زوردار چوٹ

اُس کے سر پر ماری جس سے وہ ہوش کھو بیٹھی۔

پھر سلگ نے اُس کے ساتھ جسمانی زیادتی کی۔

روڑ کا کمزور احتجاج بے فائدہ تھے۔

جب وہ آہستہ سے چیخنے لگی، تو اُس نے اُس کا گلا دبا دیا۔

سلگ کو معلوم بھی نہ ہوا کہ روڑ کب مر گئی۔

وہ اُس پر تشدد کرتا رہا، اُسے جھنجھوڑتا رہا، یہاں تک کہ جب اُس کے دماغ میں اُبلتا

غصہ ٹھنڈا پڑا، تب اُسے احساس ہوا کہ اُس نے روڑ کو مار دیا ہے۔

بناوٹی فرشتہ

پھر وہ بستر پر بیٹھ گیا، اُسے چھونے لگا، جیسے کچھ محسوس کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔  
لیکن جب روڑ کا جسم ٹھنڈا اور سخت ہو گیا، تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔  
وہ کچھ سوچنے کی کوشش کرتا رہا، لیکن اُس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔  
اُسے کسی منصوبے کی پروا نہیں رہی۔  
کچھ دیر بعد اُس نے فون اٹھایا اور پولیس کو کال کی۔  
اُسے نہیں پتا تھا کہ کیا کہنا ہے، لیکن پولیس نے آرام سے بات کی۔  
اور تھوڑی ہی دیر میں وہ آگے اور اُسے گرفتار کر لیا۔

اختتام۔۔۔۔۔

مترجم : مظہر حسین

ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707

## "The Painted Angel"

"دی پینٹڈ اینجل" از جیمز ہیڈلی چیس ایک سنسنی خیز اور دل کو چھو لینے والی کہانی ہے جو ایک معصوم، عورت کے گرد گھومتی ہے۔ یہ "سچی سنوری پری" نہ صرف حسن و جمال کا پیچر ہے بلکہ ایک ایسے گہرے راز کی حامل ہے جو جرم، دھوکہ دہی اور سازشوں کے دھند لکھوں میں پلٹا ہوا ہے۔ چیس کے مخصوص انداز میں کہانی ایک ایسے مرکزی کردار کی داستان بیان کرتی ہے جو نادانستہ طور پر ایک مہلک کھیل کا حصہ بن جاتا ہے، جہاں پیسہ، لالچ اور طاقت کی خاطر انسانیت کی سرحدیں ٹٹنے لگتی ہیں۔ جیسے جیسے کہانی آگے بڑھتی ہے، ہر کردار کا اصل چہرہ بے نقاب ہوتا ہے، اور قاری کو احساس ہوتا ہے کہ اچھائی اور برائی کے درمیان لکیر کتنی باریک اور غیر واضح ہو سکتی ہے۔

اس پُر اثر کہانی کو اردو کے مترجم مظہر حسین نے نہایت مہارت سے اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ ان کا ترجمہ نہ صرف اصل متن کی روح کو برقرار رکھتا ہے بلکہ مغربی ادب کے مکرو فریب، ذہانت اور جذباتی شدت کو بھی ایسی خوبصورتی سے بیان کرتا ہے کہ قاری خود کو کہانی کے اندر محسوس کرتا ہے۔